اخبار احمدیہ

ربوہ ۸؍ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷؍ اخاء کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

قادیان ۱۲؍ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ بیگم صاحبہ احمدیہ صوبائی کانفرنس امروہہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان سے تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ محترم موصوف کے بچگان بفضلہ تعالیٰ قادیان میں خیر و عافیت سے ہیں۔

قادیان ۱۳؍ اخاء (اکتوبر) - بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ۷؍ و ۸؍ اخاء (اکتوبر) کی تاریخوں میں احمدیہ صوبائی کانفرنس امروہہ نہایت خوبی سے منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ (مفصل رپورٹ آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. P 61

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۴۱

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۱۹؍ شعبان ۱۳۹۱ ہجری — ۱۴ اخاء ۱۳۵۰ ہش — ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۷۱ عیسوی

جماعت احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

ایک ہزار سے زائد احباب کی شمولیت۔ اعلیٰ سول اور پولیس حکام کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم وکیل التبشیر تحریک جدید کے روح پرور پیغامات

از مکرم محمد اسلم صاحب قریشی انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امسال جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ مورخہ ۷-۸؍ اگست ۱۹۷۱ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کے لگائے ہوئے اس پودے کی شاخیں خدائی مشیت "خدا نے اس کے لئے تو میں تیار کی ہیں جو اس کے ساتھ آملیں گی" کے مطابق دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہیں۔ اور احمدیت کے نور سے منور ہونے والی مختلف اقوام بڑے جوش، ولولہ اور خلوص و عقیدت کے ساتھ ہر سال جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں اور اس خدائی پیشخبری کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ ماریشس بھی بفضل اللہ تعالیٰ گزشتہ کئی سالوں سے پورے اہتمام سے ایمان و عمل کی پختگی اور اپنے خلوص و وفا کو جلا بخشنے کے لئے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ چنانچہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے متذکرہ تاریخوں میں ہمارا یہ بابرکت جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ سے قبل خدام نے مسجد دارالسلام کی صفائی اور رنگ و روغن کے لئے مسلسل دو ہفتے تک وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی بلڈنگ کے اندر اور باہر پینٹ کیا۔ روز ہل میونسپلٹی کی مدد سے مسجد کے اوپر گنبدوں کو بجلی کے قمقموں کی لڑیوں سے آراستہ کیا گیا اور مسجد کے سامنے محراب بنائی گئی جس پر مہمانوں کے لئے خوش آمدید لکھا گیا۔ صحن کے حصہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے مزین کیا گیا۔ گیٹ پر سبز پتوں سے استقبالیہ محراب بنائی گئی جس پر مہمانوں کے لئے خوش آمدید لکھا گیا تھا۔ کھانا تیار کرنے کے لئے ایک وسیع شامیانہ مشن ہاؤس اور مسجد کی درمیانی جگہ میں لگایا گیا۔ جس میں ہفتہ کی رات کو جلسہ کے بارہ سو مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔

ڈیوٹیاں

جملہ انتظامات کے بسہولت انجام پانے کے لئے مختلف ذمہ دار احباب کے ذمہ مختلف شعبے کئے گئے۔

برادرم صدیق صاحب جملہ شعبوں کی نگرانی کرتے رہے اور دن رات سب کاموں کی تکمیل کے سلسلہ میں مشغول رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۷؍ اگست بروز ہفتہ پہلے اجلاس کی کارروائی بعد نماز ظہر و عصر تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم غفور رزاقی صاحب نے کی۔ بعدہ عزیزم مکرم امین جواہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خاص برقی پیغام جو حضور نے جماعت ماریشس کے جلسہ سالانہ کے لئے اسلام آباد سے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ پیغام کا متن یہ تھا:-

"قرآن مجید تمام علوم کا
مخزن ہے اسے مضبوطی سے
پکڑے رکھو اور اپنی زندگیوں
میں اسے اپنا راہنما بناؤ اللہ
تعالیٰ آپ تمام مردوں، عورتوں
اور بچوں پر اپنی برکتیں نازل
فرمائے"
(خلیفۃ المسیح)

احباب نے عجیب خوشی دانبساط اور عقیدت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام سنا۔

اس کے بعد حضور کے پیغام کو سنانے کے بعد خاکسار نے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کو احمدیت کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان ثابت کیا۔ اور اس کی غرض و غایت پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو اپنے جلسہ سالانہ کی علمی تربیتی اور روحانی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ کی مکمل صحتیابی اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے درد دل سے دعائیں مانگی گئیں۔ بعد ازاں تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلے حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت ماریشس نے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا اہم پیغام کریول زبان میں ترجمہ کر کے حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ احباب نے بڑی توجہ سے محترم صاحبزادہ صاحب کے پیغام کو سنا۔

بعدہ مکرم منصور امیر الدین صاحب نے "اسلام ایک عالمگیر مذہب کی حیثیت سے" کے موضوع پر ۲۵ منٹ تک تقریر کی جس کے بعد مکرم برادرم احمد محراب صاحب نے درثمین سے چند اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

دوسری تقریر مکرم برادرم قاسم نور علی صاحب آف مونتاین بلانش نے "حضرت نبی اکرم دنیا کے عظیم راہنما" کے عنوان پر ۱۵ منٹ تک کی جس میں آپ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور پاکیزہ کردار کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔ اس تقریر کے بعد پہلا اجلاس ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

تین بجے شام دوسرے اجلاس کی کارروائی مسٹر آف روز ہل آنریبل مسٹر ... کی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔

ہفت روزہ بدر قادیان دارالامان
مورخہ ۱۴ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء

دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا!

اسی پرچے میں دوسری جگہ روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ایڈیٹوریل نوٹ کا ایک حصہ نقل کیا گیا ہے۔ یہ نوٹ دسہرہ کے تہوار کے سلسلہ میں ہے۔ ہزاروں سال پرانے اس تہوار کا پس منظر بیان کرتے ہوئے معاصر نے موجودہ زمانہ اور اس کے پریشان کن بگاڑ اور فساد کا بڑے ہی درد مندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس صورت حال سے نہایت درجہ دلگیر ہو کر بے اختیاری کے عالم میں موصوف کے قلم سے ایک ایسی بات نکل گئی ہے جو فی الحقیقت ضمیر کی آواز ہے۔ بہت ممکن ہے کہ آگے چل کر بعض قسم کے بیرونی خیالات و حالات کے سبب اس آواز کو دیگر قسم کی توجیہات و تفصیلات کے ساتھ اُلجھا دیا جائے لیکن بنیادی حد تک یہ بات سو فی صد درست اور حقیقت پر مبنی ہے جو معاصر نے کہی کہ:

"یہ راون راجیہ ختم ہو سکتا ہے اگر اسے ختم کرنے کے لئے پھر سے کوئی رام پیدا ہو"

اور بعد ازاں خود ہی سوال کرتے ہیں کہ:-

"لیکن وہ ہو کہاں سے؟ جدھر ہم جاتے ہیں جس ماحول میں پرورش پا رہے ہیں جس دُنیا میں ہم رہ رہے ہیں اس میں تو راون ہی راون پیدا ہو رہے ہیں رام کوئی نظر نہیں آ رہا؟"

یہ درست ہے کہ دُنیا کی بد اعمالیوں کے سبب آج چاروں طرف راون کے کردار تو نظر آ رہے ہیں لیکن اس صورت حال کی اصلاح کرنے کے لئے جس رام کی ضرورت ہے وہ نظر نہیں آ رہا۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ شدید ضرورت کے باوجود رام پیدا ہی نہیں ہوئے۔ بالخصوص جبکہ خود معاصر نے آگے چل کر شری کرشن کے اُس حتمی وعدے کا بھی ان الفاظ میں ذکر کر دیا ہے کہ جب بھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے تو میں اوتار دھارن کرتا ہوں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس زمانہ میں کسی رام کے پیدا ہو چکنے سے محض انکار کر دیا جائے۔ گیتا میں دیا گیا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا اور خدا کے متعلق یہ بات ہرگز باور نہیں کی جا سکتی کہ وہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جس صورت میں کہ ہم ادنیٰ قسم کی دنیوی حکومتوں میں دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ملک میں وبا کا زور ہوتا ہے علاقہ کی وانش مند حکومت وبا کی روک تھام کے لئے ڈاکٹر بھیجتی اور طرح طرح کے انتظام کرتی ہے۔ کیا سب سے بڑی قدرتوں کا مالک خدا دُنیا کی موجودہ ابتر حالت کو نہیں دیکھ رہا۔ کیا اگر نا فضل مدیر جیسے حساس انسان زمانہ کی ابتر حالت کو دیکھ کر کسی رام کے پیدا ہونے کی ضرورت کا احساس کر رہے ہیں تو وہ جو اپنی مخلوق کے حق میں انسان سے کہیں زیادہ رحیم و کریم ہے اُس کی رحمت جوش میں نہیں آئی ہوگی۔ اور پھر یہ سوال تو نہایت درجہ نظر ثانی کا محتاج ہے کہ پیدا ہونے والا رام ہو کہاں سے؟ اس کا جواب تو بالکل سیدھا سادا ہے کہ جہاں گن ہوں اور بد اعمالیوں کا سیلاب آ چکا ہے جہاں اخلاقیات کا دیوالیہ نکل چکا ہے جہاں روحانیت مٹ چکی ہے اسی جگہ سے رام کا پیدا ہونا ضروری ہے تا اس مخلوق کو جو تباہی کی طرف سرپٹ دوڑی جا رہی ہے ہلاکت کی راہوں سے بچا لیا جائے۔

شری کرشن کے اُپدیش میں خدا کے برگزیدہ بندوں کے پیدا ہونے کا جو وقت اور طریق بصورت وعدہ بتایا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی ابدی صداقت ہے جس میں کبھی تخلف ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گیتا سے ہزاروں ہزار سال بعد آنے والے قرآن کریم میں بھی خدا کی اس سنت قدیمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا ہے:-

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ۔ (الصّٰفّٰت آیت ۷۲-۷۳)

بلاشبہ اُن سے قبل بھی پہلی قوموں کے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور بلاشبہ ہم نے اُن میں بھی متنبہ اور ہوشیار کرنے والے برگزیدہ بندے بھیج چکے ہیں۔

مطلب یہ کہ جب ایسی صورت حال پیدا ہوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا کو اُن کی بد اعمالیوں پر متنبہ کرنے اور اصلاح کی طرف متوجہ کرنے والے پیدا ہوتے رہے۔ یہ تو آپ نے ویدک دھرم اور اسلام کے نظریات سُنے اس قسم کے اشارات قریباً ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں مذہبی نقطۂ نظر سے آخری زمانہ (جس میں ہم لوگ گذر رہے ہیں) کی ابتر حالت کا ذکر کر کے ایسے وقت میں اپنے اپنے مصلح اور ریفارمر کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود ایڈیٹر صاحب پرتاپ بھی اپنے اداریہ کے آخر میں شری کرشن کے اسی وعدہ پر بڑی امید لگائے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آؤ اس آشا کے ساتھ آج کا یہ دشمنی کا تہوار منائیں۔ دُنیا کا اتہاس بتاتا ہے کہ یُگ بدلا کرتے ہیں کیا معلوم کہ پھر یہ یُگ پلٹے اور کوئی رام پھر اس دیش میں پیدا ہو؟"

چاہے کوئی اس بات کو مانے یا انکار کرے یہ اُس کی اپنی صوابدید ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی محیر العقول ترقی کے سبب جس طرح جسمانی لحاظ سے ساری دُنیا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہی ہے۔ ضرورت تھی کہ روحانی لحاظ سے بھی بجائے ہر قوم اور مذہب کے جُدا جُدا موعود افراد کے ایک ہی برگزیدہ بندے کے ہاتھ پر تمام نوع انسانی کا اتحاد اور اجتماع ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس زمانہ میں ہر مذہب والا اپنے اپنے رنگ میں جس مصلح کے آنے کی انتظار کر رہا تھا وہ خدائی فیصلہ اور حکم سے قادیان کی مبارک بستی میں اور اسلامی جامہ میں آ چکا۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ چونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے اس لئے سعادت مندی اسی میں ہے کہ اس فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا جائے۔ خدا کی نظر انتخاب بہر حال بندوں کی عقلوں سے زیادہ بالغ زیادہ صحیح اور درست ہے اس بارہ میں کسی طرح کا شک یا تردد کرنے والے کیلئے راون کی کہانی بہت بڑی عبرت ہے۔

افسوس دسہرہ کے موقعہ پر رام اور راون کی کہانی ہر سال دوہرائی تو جاتی ہے لیکن سوائے شاذ و نادر کے کوئی بھی عبرت پکڑتے ہوئے دل کی صفائی کے ساتھ حق کی جستجو کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اہل دُنیا کی طرف سے ایسی بے رُخی برتے جانے کا اظہار بطور پیشگوئی اس زمانہ کے رام کو پہلے ہی بتایا جا چکا تھا جبکہ ۱۸۸۳ء میں خدا تعالیٰ نے الہاماً آپ کو بتایا کہ:-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۸ بحوالہ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۷)

اس الہام کے پہلے حصہ میں اس بات کی واضح خبر موجود ہے کہ پہلے وقتوں کی طرح اس زمانہ کے لوگ بھی اپنے وقت کے رتبانی کو قبول نہ کریں گے بلکہ اُلٹے اُن کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائیں گے اُن پر بڑے بڑے حملے کریں گے۔ ایسے شدید حملے بھی جو خود اُس وقت کے رام کی صداقت کے زندہ نشان بن جائیں گے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی اسی سالہ تاریخ اس پر گواہ ہے شدید مخالفتوں کے طوفانوں میں احمدیت کی کشتی ساحل مراد تک برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جماعت پر بڑے سے بڑا حملہ اس کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ البتہ وہی حملہ جماعت کی نشأۃ ترقی اور سربلندی کا موجب ہوا۔

مذکورہ قسم کی شدید مخالفتوں اور زور آور حملوں کے علاوہ وہ حملہ کیا کم زور آور ہے جو زمانہ کی خبرت ناک خرابی اور تشویشناک صورت حال کے نتیجہ میں پیدا ہو رہا ہے۔ اور پھر دلوں میں اس کے شدید احساس کے ساتھ ساتھ روحانی بزرگوں کے آنے کی بہت بڑی ضرورت ہے جو اندر ہی اندر ضمیر کی آواز کے ذریعہ دلوں پر پڑ رہی ہے۔ کاش دُنیا اس کی کسک پر راون بننے کی بجائے رام ہو جائے اور راون کے افسوسناک انجام سے عبرت پکڑے!!

تشکرانہ و درخواست دُعا

Heavy Engineering Corporation رانچی کے پرسنل ڈیپارٹمنٹ office کے عہدہ پر مامور ہے۔ حال ہی میرا تقرر H.E.C کے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (Training Institute) میں ایک لیکچرار (Lecturer) کی حیثیت سے ہوا۔ جہاں میں (Personnel Management) پر لیکچر دیتے ہیں۔ اس خوشی میں بتیس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے مزید ترقیات اور کامیابیوں کے حصول کیلئے جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ — خاکسار رشید احمد رانچی (بہار)

خطبہ عید الاضحیٰ

اسلام کا لفظ چاہتا ہے کہ کچھ کر کے دکھاؤ

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اس نعمت کی قدر کرو جس کی تکمیل اسلام کی شکل میں ہوئی ہے

فرمودہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء

تکبیرات، تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے آیت قرآنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً کی تلاوت فرمائی

پھر فرمایا کہ:-

یہ آیت شریف قرآن مجید میں کس وقت نازل ہوئی؟ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا کہ ایک آیت آپ کی کتاب میں ہے۔ اگر ہماری کتاب میں ہوتی تو جس دن وہ اتری تھی اسے عید کا دن قرار دیتے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے۔ تو اس نے یہ آیت پڑھی۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

جناب عمرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی کس وقت نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی میں اسے خوب جانتا ہوں۔ وہ جمعہ کا دن تھا وہ عرفہ کا دن تھا وہ اسی عید الاضحیٰ کا مقدمہ تھا عرفات میں نازل ہوئی تھی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... روز زندہ رہے۔ یوں تو اللہ جل شانہٗ کا نزول ہر روز خاص طور پر رات کے آخری ثلث میں ہوتا ہے۔ مگر جمعہ کے دن پانچ دفعہ اور عرفات کو ۹ دفعہ نزول ہوتا ہے۔

احادیثِ صحیحہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ شیطان ایسا کبھی یاس میں نہیں ہوتا جیسا کہ عرفات کے دن۔ یہ وہ دن ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ہماری نماز دینیہ کے لئے جس کتاب کو نازل فرمایا تھا اسے کامل کر دیا کامل دین جس کا نام اسلام ہے اسے اسی دن کامل کر دیا جس دین کی متابعت ضروری اور اس پر کاربند ہونا سعید انسان کو لازم ہے اس کے اصول اور فروع اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دن میں تمام و کامل کر دیئے وہ چیز جس کو کامل طور پر تمہیں نہیں بلکہ دنیا کو پہنچانے کے لئے سرورِ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری دعاؤں اور کل طاقتوں اور مساعئ جمیلہ کو پورے طور پر لگایا تھا اس کا نام اسلام ہے۔ اور اس کی تکمیل کا دن جمعہ کا مبارک دن اور عرفات کا پاک دن ہے۔

تمام ادیانِ مروجہ اور مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنا چاہیں اور غور کر کے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کیا بلحاظ اصول کے اور کیا بلحاظ حفظِ اصول و فروع کے وہ اسلام کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے اہم ترین امور میں سے اللہ جل شانہٗ کا ماننا اور اس کو اسمائے حسنہ اور صفات و محامد میں یکتا و بے ہمتا ماننا ہے۔ جس کا خلاصہ لا الٰہ الا اللہ میں موجود ہے۔ جس کا نام افضل الذکر ہے۔ اور جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کل نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور آج میں بھی کہتا ہوں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ

اس کی حقیقت یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو اسماء میں افعال میں یکتا وجود اور بقا میں یکتا تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبودِ حقیقی ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن و احسان پر پھر یہ دونوں باتیں بدرجۂ کمال کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔

احسان دیکھو تو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا کیسا خوبصورت تن مند اور دانشمند انسان بنا دیا بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا سانس لینے کو ہوا پینے کو پانی کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں طرح طرح کے نفیس لباس اور آسائش کے سامان کس نے دیئے؟ خلاصے میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے۔ اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان و افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا حسن دیکھو تو کیسا اکمل ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ اِدھر دیکھو اُدھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ نظر آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض۔ ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں۔ انہیں دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے۔ اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم۔ خبیر۔ سمیع۔ بصیر۔ قادر۔ جانتا ہے تو کیوں پتھر۔ شجر۔ ہوا۔ سورج۔ چاند اور ارذل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اس لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں۔

اصل یہی ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ ... غریب و گناہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر ایک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے۔ اونچی آواز سے پکار یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے اگر ایسا مانتے تو کبھی بھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے ہاں ان اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

عیسائی مذہب کو اگر دیکھیں تو یہ بطلان پرستی کیوں ان میں پیدا ہوئی صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا انکار کیا ایک طرف زبان سے خدا تعالیٰ کو قدوس اور رحیم اور عادل خدا پکارتے ہیں۔ مگر اپنے معتقدات اور ایمان سے بتاتے ہیں کہ جس کو خدا مانا ہے وہ ساری برائیوں اور بدیوں کا مورد ہے خدا کو عادل قرار دیتے ہیں۔ مگر گناہ گاروں کے بدلے ایک بے گناہ کو سزا دے کر بھی۔ اس کے عدل کو قائم رکھتے ہیں۔

آریہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو سرب شکتی مان تو مانتا ہے۔ لیکن خالق کل شیئ ہونے کی اسے مقدرت نہیں۔ ایک ایک ذرہ کو علیحدہ سمجھتے ہیں اور روحوں کو مخلوق نہیں مان سکتے ان کے خواص گن کرم سبھاؤ سب کے سب انادی اور خدا تعالیٰ کے ہمتا اور شریک سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہیں مان سکتے کہ وہ بڑے سے بڑے بھگت اور پریمی کو بھی ابدی نجات دے بلکہ ابدی نجات دینا خدا تعالیٰ کی خدائی ہی سے دست بردار کرنا چاہتے ہیں۔ معاذ اللہ منہا

براہمو لوگوں کو دیکھو تو خدا تعالیٰ کی بڑی تعریفیں کریں گے مگر خدا تعالیٰ کی اس صفت سے ان کو قطعاً انکار ہے۔ جس سے وہ ہدایت نامے دنیا میں بھیجتا اور انسانوں کو غلطیوں سے بچانے کے لئے راہ نمائی کرتا ہے۔ اور نہیں مانتے کہ یُرْسِلُ الرَّسُوْلَ بھی خدا تعالیٰ کی کوئی صفت ہے۔

غرض اگر ہر ایک مذہب پر غور اور گیان کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام کے ان کو اللہ تعالیٰ کی اسماء و صفات پر ایمان نہیں رہا کوئی اسم اصلی طور پر ایسا نہیں جس کے سے مسلمان اعلیٰ طور پر نہیں کرتے۔ کسی نے

کیا ہی چھوٹا اور سچا فقرہ کہا ہے۔

"مسلمان خدا کے سامنے شرمندہ ہونے کے قابل نہیں رہے"

لیکن اس نعمت کی قدر کیا ہو سکتی ہے۔ کیا تم لوگوں میں خدا کے سوا دوسرے کی پرستش نہیں ہوتی؟ کیا تم [illegible] نہیں رہی کیا برادری اور اخوت کا وہ بے نظیر اور قابل قدر مسئلہ جو مخلوقات کو سکھلایا گیا تھا۔ اور یہ بتلایا گیا تھا کہ

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

یعنے تم میں معزز اور زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تر متقی ہے۔ جس قدر نیکیاں اور اعمال صالح کسی میں زیادہ تر ہیں وہی زیادہ معزز اور مکرم ہے۔ کیا یہ شیخی اور انانیت پیدا نہیں ہو رہی۔ بھ بتلاؤ کہ اس نعمت کی قدر کی گئی کیا یہ اخوت اور برادری کا واجب الاحترام مسئلہ اسلام کے، دیکھا دیکھی اب اور قوموں نے بھی لے لیا پہلے ہندو وغیرہ قومیں کسی اور کے مذہب والے کو اپنے مذہب میں ملانا عیب سمجھتے تھے۔ اور پرہیز کرتے تھے۔ مگر اب شدھ کرتے اور ملاتے ہیں۔ گو کامل اخوت اور سچے طور پر نہیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غور کرو کہ حضور نے اپنی عملی زندگی سے کیا ثبوت دیا کہ زینبؓ جیسی کے نکاح میں شریف بیبیاں آئیں۔ اسلام ا... ... مقدس اسلام نے قوموں کی تمیز کو اٹھا دیا جیسے وہ دنیا میں توحید کو زندہ اور قائم کرنا چاہتا تھا۔ اور چاہتا ہے۔ اسی طرح ہر بات میں اس نے وحدت کی روح پھونکی اور تقویٰ پر ہی امتیاز رکھا۔ قومی تفریق پر جو نفرت اور عداوت پیدا کر کے شفقت علیٰ خلق اللہ کے اصول کی دشمن ہو سکتی تھی اسے دور کر دیا۔ ہمیشہ کا منکر خدا رسول کا منکر جب اسلام لاوے تو شیخ کہلاتے پر سعادت کا تمغہ پر سیادت کا نشان جو اسلام نے قائم کیا تھا صرف تقویٰ تھا

اب بتلاؤ ایسے انعام اور ایسے فضل کے نازل ہونے کے بعد اب کیا حالت موجود ہے۔ کیا وہی اتحاد برادری ہے؟ کیا اسماء الٰہی پر دلیا ہی یقین کامل ہے وہ کتاب جس نے غافل اور بد مست قوم کو ہشیار کر دیا تھا۔ اور [illegible] نے عرب جیسی اکھڑ قوم کو ہلا دیا اور [illegible] ایک پاک نمونہ دنیا میں بنا کر دکھا دیا کیا اسی کی ایسی قدر اور عظمت ہے جو اسکی اتباع اور عملدرآمد کا نام ہے؟ کیا مسلمان کہلانے والے کتاب اللہ رسول اللہ کی ایسی ہی عزت کرنے والے چست چالاک ہیں جیسے صحابہ تھے؟ سب باتوں کا جواب مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اگر دیا جائے دلوں کو نہ ہلا دے۔ میں دیکھتا ہوں عقائد کا حال خدا کو ہی معلوم ہے۔ دل کی باتیں تو وہی جانتا ہے جو علیم بذات الصدور ہے۔ مگر یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش اعضا پر ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے کون گڑھے میں عمداً گرتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو تو پھر جب کوئی انسان یہ اصول جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے۔ تو پھر قیاس کرو کہ ان اسماء کے مسئلہ کو مان کر جو بد معاشیاں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں جاری کرتا ہے۔ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے۔ اور ان کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال کو دیکھ لو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کر لو تم میں تو خاص نعمت اتری تھی۔ اور پھر اس کی تکمیل ہوئی تھی۔ اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ صحابہ کرام میں اخوت کا مسئلہ ایسا تھا۔ کہ وہ اس امر کو تکمیل ایمان سمجھتے تھے۔ کہ جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہیں جو خاص اپنی ذات کے لئے چاہتے تھے۔

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے۔ ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!!! کہ تم نفاق میں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتقیاء کی ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے۔ غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہاں علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں جو مؤمن کو ملتے ہیں مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی بہت سے تم میں سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم ملہم کیوں نہیں بنتے ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے مگر یہ تو بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کو رسوم کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا قرآن کریم کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہیں۔ اس کے اسماء میں بخل نام کو نہیں پھر یہ محرومی کیوں؟ سچی بات یہ ہے۔ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو اس نے خاتم الانبیاءؐ بھیجا کتاب بھی کامل بھیجی کتاب کے سمجھانے کا خود وعدہ کیا اور ایسے لوگوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا جو آ آ کر خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں اس زمانے ہی کو دیکھو کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا وعدہ کیا سچا اور صحیح ثابت ہوا اس کا رحم اس کا فضل اور اس کا انعام کس کس طرح دستگیری کرتا ہے۔ مگر انسان کو بھی لازم ہے کہ خود بھی قدم اٹھاوے۔ یہ بھی ایک سنت اللہ چلی آتی ہے کہ خلفاء پر بھی مطاعن ہوتے ہیں۔ آدمؑ پر مطاعن کرنے والی خبیث روح کی ذریت بھی اب تک موجود ہے۔ صحابہ کرام پر مطاعن کرنے والے روافض اب بھی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُن کو مکنت دیتا ہے۔ اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ سچے پرستار الٰہی اور مخلص عابد جو خدا کی طرف قدم اٹھاؤ یہاں بھی رضیت لکم الاسلام دیناً اسلام کا لفظ چاہتا ہے کہ کچھ کر کے دکھاؤ موجودہ حالت میں ہم نے (ہم سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے) مسلمانوں سے بڑھ کر امتیاز پیدا کیا ہے ہم میں ملہم ہے تم میں ہادی اور امام ہے ہم میں وہ ہے جس کی خدا تائید کرتا ہے۔ جس کے ساتھ خدا کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ اس کو حکم اور عدل بنا کر خدا نے بھیجا ہے۔ مگر تم اپنی حالتوں کو دیکھو۔ کیا مدد اور عمل درآمد کے لئے بھی ایسا ہی قدم اٹھایا ہے۔ جیسا واجب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا اس میں کیا بات تھی

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ

تو سیدھی چال چلو نہ صرف تم بلکہ تمہارے ساتھ والے بھی یہ ساتھ والوں کو جس نے حضور کو بوڑھا کر دیا۔ انسان اپنا ذمہ دار تو ہو سکتا ہے مگر ساتھ والوں کا ہو تو کیونکر؟ پس یہ بہت خطرہ کا مقام ہے ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلتوں سے اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے جو تمہارے امام کے ساتھ ہیں پورا ہونے میں معرض توقف میں پڑیں موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی کے ساتھ کنعان پہنچانے کا وعدہ تھا۔ مگر قوم کی غفلت نے اسے محروم کر دیا۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور خوب سمجھو غفلت چھوڑ دو۔ اور اس نعمت کی قدر کرو جو آج کے مبارک دن میں پوری ہوئی۔ میں پھر کہتا ہوں کہ فرمانبردار بن کر دکھاؤ۔

[الحکم قادیان جلد ۳ نمبر ۱۶
مورخہ ۹ رمئی ۱۸۹۹ء]

ایک دائمی ثواب کا ذریعہ چندہ تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں (جیسے) ... منارۃ المسیح کی تعمیر) ... تحریک جدید کا کام بھی اسی قسم کا ہے۔ اس چندہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی ایک مستقل بنیاد پڑنے والی ہے ... جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا خاص مقام عطا فرمائے گا۔" احباب جن کے ذمہ یہ چندہ ہے مہربانی کر کے جلد ادا فرمائیں تاکہ اس ماہ کی ۳۰ تک قادیان میں پہنچ جائیں یکم نومبر سے نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

غلبۂ اسلام اور اس کے ذرائع

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

گذشتہ دنوں معززین کے ایک اجتماع میں محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر مسئول ماہنامہ الفرقان ربوہ نے عنوان بالا کے تحت ایک دلچسپ اور علمی خطاب فرمایا۔ قارئین بدر کی دلچسپی اور افادہ کی غرض سے اس تقریر کا مکمل متن ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

جناب صدر و معزز سامعین! ہمارے نوجوان عزیز دا... نے آج کے اس مرتبہ کے لئے کتنا پیارا ایک دلکش اور مرغوب خاطر عنوان تجویز کیا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے غلبۂ اسلام کا نقشہ نہایت دلولہ انگیز ہے۔ اس کے ذرائع کا جاننا بھی اس کے دل کی تمنا ہے تا وہ مقدور بھر خود بھی ان ذرائع کو اختیار کر سکے۔ تا وہ بابرکت دور جلد آئے جسے غلبۂ اسلام کا آخری دور کہتے ہیں۔

حضرات! قرآن مجید نے خود غلبۂ اسلام کا اعلان فرمایا ہے یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے قرآن مجید میں تین مرتبہ آئی ہے۔ التوبہ الصف اور الفتح میں۔ آیت یوں ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول کو کامل ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے تمام ادیان پر غالب ثابت کرے۔ اسلام عالمگیر دین ہے، ساری قوموں اور ساری نسلوں کے لئے ہے پہلے نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لے کر آتے تھے سب سے پہلے رسول ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ؕ کہ آپ اعلان کر دیں کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:۔ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَىٰ قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً۔ ہر پہلے نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا کرتے تھے مگر میں سب قوموں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ آپ نے ساری قوموں کو دعوت اسلام دی اور سب کو پیغام حق پہنچایا۔ اسلام ایک ... اور کامل شریعت ... اب غلبۂ اسلام کی ... صورتیں مستحق ہیں۔

(۱) اسلام بلحاظ اپنی متوانیت ... و جامعیت اور بلحاظ ذاتی حسن و جمال کے سب دینوں پر غالب ہو چکا ہے روز اول سے ہو چکا اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ کوئی مانے یا نہ مانے سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اندھی آنکھ اگر نہ دیکھے تو در چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔

(۲) اسلام کو اس کے دلائل اور براہین کی رُو سے تمام مذہبوں کے مقابلہ پر غالب ثابت کیا جائے۔ اس کی روحانی قوت کا مقابلہ میں غلبہ ثابت ہو۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب عملاً مقابلہ مذاہب ہو اور اسلام کے دلائل اور براہین کا غلبہ نمایاں طور پر نظر آ جائے ظاہر ہے کہ یہ غلبہ تبلیغ کے ذریعے پیغام اسلام پہنچانے کے بعد پوری طرح ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ یہ غلبہ ایسے زمانہ میں ہو سکتا ہے جب تمام مذاہب کے مقابلہ کی صورت پیدا ہو۔ یہ بات آخری زمانہ کے لئے مقدر تھی۔ اسی لئے جملہ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ اظہار الاسلام علی الدین کلہ۔ امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے وقت ہوگا حدیث میں بھی ہے کہ يُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ۔ کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے دور میں ادیان باطلہ کو مغلوب کر کے ہلاک کر دے گا۔

(۳) غلبۂ اسلام کی تیسری صورت یہ ہے کہ مسلمان غیر مسلموں پر مادی طور پر بھی غالب آ جائیں۔ ان کی شوکت بھی بڑھ جائے اور وہ تعداد میں بھی بڑھ جائیں۔

غلبۂ اسلام کی اس صورت کا بھی قرآن مجید میں وعدہ ہے۔ فرمایا۔ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ کہ اگر تم سچے مومن ہو گے تو ضرور مخالفوں پر غالب رہو گے۔

معزز سامعین جہاں تک اسلام کے درخشندہ، زندہ اور اپنی ذات میں کامل دین ہونے کے لحاظ سے غلبہ کا سوال ہے یہ تو ہر زمانہ میں موجود رہا ہے۔ اور موجود رہے گا۔ ہاں اسلام کی حقیقی شکل کو اگر اپنے یا بیگانے مسخ کر کے اس پر انگشت نمائی کرتے ہیں یا اعتراض کرنے کا موقعہ دیتے ہیں تو یہ حقیقت کے نہ جاننے کا نتیجہ ہے۔

غلبۂ اسلام کی دوسری صورت یعنی دیگر ادیان کے ساتھ دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے مقابلہ میں اسلام کے غالب ہونے کا سوال بہت اہم ہے اس سوال کا اس زمانہ سے گہرا تعلق ہے۔

حالات بتاتے ہیں کہ اس کام کا یہی وقت ہے۔ ایجادات زمانہ اور ذرائع رسل و رسائل کی غیر معمولی ترقی آپ کے سامنے ہے۔ آج دنیا ایک بستی کی طرح بن گئی ہے۔ اخبارات و رسائل کی اشاعت۔ مطابع کی کثرت۔ آمد و رفت کی سہولتیں اور پھر تمام مذاہب کا مقابلہ کے لئے میدان میں آ جانا بتاتا ہے کہ اس معنوی جنگ کا زمانہ یہی زمانہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث ذکر کرتا ہوں۔

(۱) حضور نے فرمایا (۱) مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَىٰ أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔ کہ میری اُمت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا پچھلا۔

(۲) سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ أَجْرٌ مِثْلُ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ (مشکوٰۃ المصابیح) کہ میری اُمت کے آخری حصہ میں ایک قوم ہوگی جس کو صحابہ کا سا اجر ملے گا وہ امر بالمعروف کریں گے اور بدیوں سے روکیں گے۔ اہل فتن کا مقابلہ کریں گے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں لکھا ہے کہ:۔

"احادیث میں کثرت کے ساتھ اسلام کے آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے۔ جو اپنے برکات کے اعتبار سے دورِ اوّل کے مقاصد کو تازہ کر دے گا۔ اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لَا يُدْرَىٰ أَوَّلُهَا خَيْرٌ أَمْ آخِرُهَا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اُمت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہ وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ یعنی دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے۔ کیونکہ آخری غلبہ دلقیاد ورف اصلاح کے لئے ہے اور تمام دنیا کی اصلاح صرف اسلام ہی ہے۔

(مسئلہ خلافت صفحہ ۱۱)

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف یہ خبر دی تھی کہ مسلمانوں پر ادبار و انحطاط کا ایک دور آئے گا۔ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَىٰ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ (مشکوٰۃ) کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ گویا عمل اُٹھ جائے گا جہاں حضور نے یہ خبر دی وہاں آپ نے ہی ہمیں دوبارہ غلبہ کا بھی وعدہ دیا ہے اور یہ دراصل آیت قرآنی هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کی تفسیر ہے۔

پس آج کا مضمون مسلمانوں کے لئے امید ویقین کا زبردست پیغام ہے۔ اب ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ اسلام کے لئے اس آخری زمانہ میں نہایت شاندار مستقبل مقدر ہے۔ الٰہی غلبۂ روحانی کا یہی زمانہ ہے۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات اس بارے میں نہایت واضح ہیں یہ روحانی غلبہ اشاعت دین کا ہی دوسرا نام ہے جسے نشأۃ ثانیہ بھی کہا جاتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں آخرکار مسلمانوں کو مادی غلبہ بھی ملنے والا ہے۔ پھر مجھیار ... مادر ... محکم انت ... نظارہ ہوگا۔

اس مختصر بیان کے بعد میں قرآن مجید کی رو سے وہ ذرائع آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے غلبہ حاصل ہوگا۔

معزز حاضرین! اصل اور حقیقی بات تو یہ ہے کہ یہ غلبہ اور اشاعت اسلام صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حاصل ہوگا۔ دنیوں کو فتح کرنا انسانوں کا، یا ان کے اقوال کا، یا ان کے منصوبوں کا کام نہیں یہ کام اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے مجھے کہنے دیجئے کہ غلبۂ اسلام محض اللہ تعالیٰ کی نصرت سے حاصل ہوگا۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال و اخلاق سے اس نصرت خداوندی کے اہل ثابت ہوں۔

تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ کہ اگر تم خدا کے دین کی نصرت کے لئے مقدور بھر زور لگاؤ گے اور اپنا حق قربانی کرو گے تو میں تمہاری نصرت کروں گا اس لئے آیئے سوچیں کہ ہمیں جو کرنا ہے وہ کیا ہے۔

(بقیہ دیکھئے صفحہ ...)

اذل ... کی النصب ...

لئے حقیقی قربانی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ انسان کو اس کی صحت پر کامل یقین نہ ہو اور وہ اسے آخرت کا فائدہ دینے کا دل سے قائل نہ ہو۔ اس لئے غلبہ اسلام کا پہلا ذریعہ تو یہ ہے کہ غلبہ اسلام کے علمبردار دل کی گہرائیوں سے اس پر یقین رکھنے والے ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے اس کے لئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ مسلسل اور پیہم جہاد درکار ہے اور یہ کام آدھے دل سے ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے پورا یقین اور کامل بصیرت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف ع۱۲) اے رسول تو کہہ دے کہ لوگو! میرا یہ واضح راستہ ہے کہ میں اور میرے حقیقی متبعین علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ صحابہ کرام کے اس یقین کی مثال میں وہ مشہور واقعہ پیش کرتا ہوں کہ ان کی مردم شماری ہوئی ان کی تعداد چھ صد کے لگ بھگ تھی۔ وہ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ یا رسول اللہ! اب جبکہ ہم چھ سو ہیں آج دنیا کی کونسی طاقت ہم کو معدوم کر سکتی ہے۔

عزیز بھائیو! پس غلبہ اسلام کی مہم کیلئے ایسے ہی جاں نثاروں اور مجسمہ ایمان و یقین افراد کی ضرورت ہے ان کا یہ زندہ ایمان و یقین ہی اس منزل پر پہنچنے کا پہلا اور بنیادی ذریعہ ہے۔

دوسرا ذریعہ

مذاہب عالم کے پیرو اپنے مذاہب کی تبلیغ اپنے بیانات اور دوسرے اندازوں سے کرتے ہیں وہ ان باتوں کو دلائل قرار دیتے ہیں ان کے بیانات کی تردید اور ان کے مقابل اسلام کے معقول اور دل پر اثر کرنے والے دلائل کا جاننا اور ان کا بہترین رنگ میں دنیا کے کناروں تک تمام بنی نوع انسان تک پہنچانا یہ غلبہ اسلام کا دوسرا ذریعہ ہے پس یہ دلائل معلوم بھی ہونے چاہئیں۔ اور ان کو عمدہ طور پر پیش کرنے کا طریق بھی جاننا لازمی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کہ مسلمان اس لئے خیر اُمت ہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدیوں سے روکتے ہیں۔ پس تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اپنے اپنے دائرہ میں ہر مسلمان کو پیغام حق دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔

تیسرا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ مسلمانوں میں ایسے جانبازوں کا گروہ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔ جو اپنی زندگیوں کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ دن رات ان کا ایک ہی کام ہو یعنی اشاعتِ دینِ اسلام۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ کہ اے مسلمانو! تم میں ایک ایسی امت اور جماعت ہونی چاہیئے جو قرآن مجید کی طرف دعوت دیتی ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام ہو۔ فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہی لوگ کامیاب ہوں گے

پس تیسرا ذریعہ غلبہ اسلام کے لئے ان بے لوث واقفین زندگی ربانی علماء کا وجود ہے جو ہمہ تن اس کام کے لئے وقف ہو جائیں یاد رہے کہ اسلام Priest Hood کا قائل نہیں مگر وہ ایسے جان نثاروں اور مجاہدوں کو بلاتا ہے جو محض اللہ کی خاطر دین کی خدمت کریں۔

چوتھا ذریعہ

غلبہ اسلام کا چوتھا ذریعہ از روئے قرآن مجید قلم ہے۔ غار حرا میں سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس میں ارشاد باری ہے وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو قلم کے ذریعہ سے وہ علم سکھائے گا جو وہ نہ جانتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اکرم تیرا رب ہے جو ترقی دینے والا ہے۔ وہ اس ذریعہ سے اپنی ربوبیت اور اکرام کا اظہار فرمائے گا۔ اسلام دلیل و برہان اور Reason کا مذہب ہے۔ وہ تشدد کا مذہب نہیں۔ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اس کا زریں اصول ہے مگر چونکہ قریش مکہ نے تلوار کے زور سے مسلمانوں کو نابود کرنا چاہا۔ وہ مسلمانوں کے ترک وطن کر جانے کے باوجود ان پر حملہ آور ہو گئے۔ اس لئے جوابی اور دفاعی طور پر جنگ کی اجازت دی گئی۔ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ان لوگوں کو اب اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے۔ لفظ يُقٰتَلُوْنَ مجہول کا صیغہ ہے جس کا یہی مفہوم ہے کہ مسلمانوں کو بلاوجہ جنگ میں اُلجھایا جا رہا ہے یہ دفاعی جنگ تا قیامت جاری ہے مگر دیانِ باطلہ پر غلبہ کا اصل ذریعہ قلم ہے اور آج اس دور پر مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اسلامی حقائق کو قلم کے ذریعہ سے دُنیا کے ہر انسان تک پہنچا دیں تاکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا پورا ظہور ہو۔ افسوس کہ مسلمان بھائی اس پہلو سے بھی سراسر غافل ہیں۔

پانچواں ذریعہ

غلبہ اسلام یا اشاعت دین کا قول و فعل، تقریر و تحریر کے علاوہ مؤثر ترین ذریعہ نیک نمونہ ہے اولین مسلمانوں کے نیک نمونوں نے ہی کاروں کے دل فتح کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت ناراض کرنے والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جن پر خود عمل نہ کرو۔

یعنی تمہارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ کبھی عمدہ نتیجہ نہیں ہو سکتا تبلیغ وہی مؤثر ہے جس کے ساتھ نیک نمونہ ہو۔ اگر آپ دوسروں کو کہیں کہ مسلمان ہو جاؤ۔ مگر خود اسلام پر عمل پیرا نہ ہوں۔ دوسروں کو نماز کی تلقین کریں۔ اور خود نماز نہ پڑھیں تو آپ کی بات میں تاثیر کس طرح پیدا ہو گی۔ پس اصل تبلیغ نیک نمونہ سے ہی ہوتی ہے اور یہ اشاعتِ اسلام کا بہترین ذریعہ ہے جو نیا اسلام کی یہی روحانی کشش لاکھوں انسانوں کو اسلام میں داخل کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔

چھٹا ذریعہ

غلبہ اسلام کی اس مہم کے لئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے غیر معمولی اموال کی ضرورت ہے۔ ساری دنیا سے مقابلہ ہو تو یہ کام مال کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ قوم مالی جہاد میں بھرپور حصہ لے۔ سب مسلمان اپنے اموال کا ایک کافی حصہ دین کی اشاعت کے لئے باقاعدہ طور پر دینے والے ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب وہ نصب العین یعنی غلبہ اسلام پر یقین کر لیں گے تو ان کے لئے یہ قربانی یعنی جہاد بالمال ہرگز دو بھر نہ ہو گی۔ البتہ مشکل اس وقت تک ہوتا ہے جب تک پورا ایمان نہ ہو۔ ہاں اس کے ساتھ یہ بھی لازمی ہے کہ مسلمانوں کا بیت المال ہو جہاں قوم کا سرمایہ محفوظ طور پر جمع رہے اور برمحل صرف ہو۔ بیت المال اور زکوٰۃ کا محکم نظام اشاعتِ اسلام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ پس چھٹا ذریعہ یہ ہے کہ مالی قربانی مسلسل اور پیہم کی جائے اور اموال کی حفاظت کے لئے اسلامی بیت المال کا قیام ہو۔

ساتواں ذریعہ

غلبہ اسلام کی یہ مقدس جنگ ایک باقاعدہ اور منظم روحانی فوج کی متقاضی ہے جس کیلئے باہم اتحاد و یگانگت ہونی لازمی ہے۔ وہ تفرقہ و شقاق کا شکار نہ ہوں۔ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ (الصف ع۱)

کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسی منظم جماعت کے طور پر جہاد کرتے ہیں گویا وہ ایسی عمارت ہیں جو سیسہ پلائی عمارت ہے۔

ایسے ہی روحانی فوج کے بارہ میں ارشادِ خداوندی ہے۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔ (المائدہ ع۸)

کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا مضبوط اور منظم گروہ ہیں یہی غالب آنے والے ہیں۔

پس غلبہ اسلام کے لئے ایک منظم جماعت کی ضرورت ہے۔ بہتر فرقوں کی جگہ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فرقہ کو فرقہ ناجیہ قرار دیا ہے اسی کے بارہ میں فرمایا ہے اَلَا وَهِيَ الْجَمَاعَةُ کہ وہ باقاعدہ جماعت ہوگی۔ انہی کے ہاتھوں غلبہ اسلام ہوگا۔

آٹھواں ذریعہ

غلبہ اسلام کے لئے جس روحانی جماعت کی ضرورت ہے اُن کا واجب الاطاعت امام ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر امام کے جماعت جماعت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ ۔

کہ اسلامی جنگ امام کے پیچھے ہو کر ہی لڑی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید نے آیت استخلاف میں غلبہ اسلام کے لئے خلیفہ کے وجود کو لازمی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (النور ع۷)

(باقی صلا پر)

اسلام و عیسائیت

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

(آخری قسط)

(۲۷) عہد نامہ جدید میں پولوس نے تورات کے حوالہ سے مسیح کو صلیبی موت کی وجہ سے لعنتی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو

مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا
اس نے ہمیں مول لے کر
شریعت کی لعنت سے چھڑایا
کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر
لٹکایا گیا لعنتی ہوا۔

(گلتیوں ۳ : ۱۳)

اس میں پولوس نے تورات کے مندرجہ ذیل حوالہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ

"جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے"

(استثناء ۲۱ : ۲۳)

اسپر ہماری جماعت کی جرح کو پادری صاحب قرآن کریم کی آیت و جعلنی مبارکا اینما کنت کی تغلیط قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس کا جواب ایک سے زیادہ بار گزر چکا ہے۔ کہ وہاں شرط مذکور ہے۔ شرط کو لاکر کفر گوئی کرنا نہ صرف کاذب بلکہ کذّاب ٹھہرنا اور خدائی لعنت خریدنا ہے۔ پادری صاحب نے نہ سوچا کہ وہ یہ فتویٰ نہ صرف پولوس پر بلکہ اپنے اوپر لگا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ مسیح کی صلیبی لعنتی موت کے قائل ہو کر ان کو لعنتی و کاذب ٹھہرا رہے ہیں اور یہود کی موافقت و مماثلت اختیار کر رہے ہیں۔ ہم تو ان کو اس سے باز رہنے کی ہدایت کر رہے ہیں چونکہ وہ اس سے باز نہیں آ رہے اس لئے وہ خود لعنت کے مستحق بن چکے ہیں اور ہم ان کو اس سے نجات دلانے کی کوشش کی وجہ سے خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ پادری صاحب نے جو فرمایا ہے کہ وہاں شرط مذکور ہے۔ تو ہمارا سوال یہ ہے کہ اس شرط کو پولوس نے کیوں ملحوظ نہ رکھا اور یہود کی اتباع میں مسیح کو لعنتی کیوں قرار دیا اور سارے عالم مسیحیت نے کیوں اس لعنت کو مسیح کے لئے روا رکھا پادری صاحب خود بھی تو کفارہ کی طرح مسیح کو لعنتی مانتے ہیں شرط ہونے یا نہ ہونے کا یہاں کیا تعلق ہے؟ کیا پادری صاحب اپنی غلطی اور پولوس کی غلطی اور عالم عیسائیت کی غلطی کا اس شرط کو ملحوظ رکھ کر ازالہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو خدا کے صادق مسیح کو لعنتی قرار دے کر وہ کس طرح خدائی لعنت سے بچ سکتے ہیں اور اس عالمگیر خدائی لعنت سے وہ تبھی نجات پا سکتے ہیں جبکہ وہ اس مزعومہ لعنت کو صادق و مقدس و مقرب و وجیہہ مسیح سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ قرآن کریم نے کیا ہے۔

(۲۸) پادری صاحب فرماتے ہیں کہ

قادیانی علم القرآن کی رو سے احمد نام کے ایک رسول سے مراد بعض انبیاء ہے جس میں اس کا موہوم قادیانی نبی ضرور شامل ہے۔

(ایضاً صفحہ ۲۲)

پادری صاحب کو مغالطہ ہوا ہے۔ بائیبل اور قرآن کریم سے صاف عیاں ہے کہ مسیح کے بعد دو گواہ و نور نبی ضرور آنے والے ہیں۔ نہ کہ صرف ایک نبی ہی ملاحظہ ہو۔۔۔

(مکاشفہ ۱۱: ۳ تا ۱۲)

اور قرآن کریم کی شجرۂ زیتونہ و نور علیٰ نور والی آیت اور آیت استخلاف سورۃ نور اور اعراف کی آیت ۲۱ یاتینھم رسل منکم ان میں بتلایا گیا ہے کہ حسب ضرورت آئندہ رسول و خلفاء و انبیاء اس امت میں سے آیا کریں گے یہ نہیں کہ مسیح کے بعد صرف ایک ہی رسول احمدؐ آئے گا تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا کتابچہ "سلسلۂ نبوت اللہ کا ابدی عہد ہے"

(۲۹) قرآنی مسیح اور انجیلی یسوع ایک ہی شخص ہے۔ یعنی مریم صدیقہ کا بیٹا مگر جب ہم کہتے ہیں کہ قرآنی مسیح اور ہے اور انجیلی یسوع اور۔ تو اس کا مدعا تو یہ ہوتا ہے کہ انجیل میں یسوع کا جو نقشہ کھینچا گیا اور تصویر بنائی گئی ہے۔ وہ اور ہے اور گھٹیا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں قرآن میں مسیح کا جو نقشہ و خدوخال کھینچا گیا ہے۔ وہ اعلیٰ اور قابل قبول ہے اس لحاظ سے یسوع کو قرآنی مسیح سے کچھ نسبت نہیں۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے پادری صاحب اس بات کو نظر انداز کر کے یہ دے بیٹھے ہیں کہ ثابت کرو کہ قرآنی عیسیٰ اور وجود ہے۔ اور انجیلی یسوع اور۔ اور پھر خوب۔ سب و شتم سے کام لے کر اپنا دل ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو کسی خدا ترس کا کام نہیں

پادری صاحب مسیح کے اس قول کہ "جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں

(یوحنا ۱۰ : ۸)

پر احمدی کی جرح سے ناراض ہو کر گالیاں دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس عبارت میں تمام انبیاء کے الفاظ کا اضافہ افتراء ہے۔ کفر گوئی ہے سیاہ دلی ہے ڈھٹائی ہے دیدہ دلیری ہے۔ اور بددیانتی ہے۔ بہتان تراشی ہے قادیانی مفتری ہے جھوٹا انتہا سیاہ دل تاریک عقل اور خدا ترس سے خالی شخص ہے لیجئے پادری صاحب کو شاید اور کوئی لفظ نہیں ملا حالانکہ مذکورہ حوالہ میں "سب" کا لفظ موجود ہے۔ اس کا دوسرا لفظ "تمام" ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ "جتنے مجھ سے پہلے آئے "تمام" چور اور ڈاکو ہیں۔

اعتراض تو دراصل یہ ہے کہ مسیح نے اس جگہ ان تمام کی کوئی تعیین نہیں کی کہ وہ کون تھے جو ان سے پہلے آئے تھے۔ اور وہ جھوٹے مدعی نبوت تھے اس وجہ سے ان کی عبارت سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر پادری صاحب نے "تمام انبیاء" کے لفظ سے آدم تک کے سچے نبیوں کو اعتراض کا نشانہ سمجھ کر تردید شروع کر دی ہے۔ خیر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک بات بیان کی جاتی ہے۔ اور اس کی وضاحت دوسرے مقامات سے ہو جاتی ہے ایسے موقعہ پر حقیقۃً کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ مگر پادری صاحبان چونکہ ان ہونے اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ ان کے ہوش ٹھکانے لگانے کے لئے بالمقابل ان کے گھر سے باتیں اسی قسم کی پیش کرنی پڑ جاتی ہیں۔ پادری صاحب نے بھی بالآخر تسلیم کیا ہے کہ یہ فقرہ واضح نہیں۔ بلکہ ایک قابل تاویل جملہ ہے۔

(ایضاً صفحہ ۲۲)

آخر میں ہم جناب پادری صاحب کی گالیوں و سب و شتم و طعن و تشنیع کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری اس بارے میں نرمی و تحمل و بردباری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برملا گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ ہمیں باہر سے ایک معزز غیر از جماعت دوست نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پادری صاحب اس طرح سب و شتم سے کام لیتے ہیں۔ اور آپ لوگ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔

دراصل بات یہ ہے پادری صاحبان یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالے نے کفارہ کے ذریعہ سے ان کو اعمال صالحہ سے چھٹی دے دی ہے۔ اور ان کو مفت میں نجات کا حقدار قرار دے دیا ہے۔ اور مادر پدر آزاد ہیں۔ اس لئے وہ بیباکی میں بڑھتے بڑھتے جاتے ہیں اور بغیر اس کے کہ ان کو سب و شتم کی جائے وہ گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں یہی حال پادری عبدالحق صاحب کا ہے پچھلے دنوں مدیر ہُما نے بھی یہی مذموم طریق اختیار کیا ہے پادری صاحب بار بار مفتری اور کذّاب وغیرہ الفاظ حضرت اقدس کے لئے استعمال کرتے رہتے۔ اور اپنے گھر کی خبر نہیں لیتے کہ

اوّل تورات نے موروثی گناہ کی وجہ سے ان کو لعنتی قرار دیا ہے۔ پھر ان کی دیگر بدکرداریاں اس پر مستزاد ہیں جو کفارہ کی آزادی کی لعنت کا نتیجہ ہیں

دوم:۔ اپنے خدا کے بے گناہ اکلوتے بیٹے کو صلیبی لعنتی موت کا شکار بنا کر اور اسے لعنتی قرار دے کر اپنے لئے لعنت مول لی ہے۔

سوم:۔ شریعت کی لعنت کا اعتقاد رکھ کر بھی ایک لعنت حاصل کی ہے اور ساری دنیائے عیسائیت کو ان لعنتوں کے جہنم میں گرا کر بھی ان کو ان لعنتوں کا ذرا احساس نہیں ہے۔ ان تین لعنتوں کی تثلیث عالم عیسائیت کے گلے کا ہار بن گئی ہے۔ اب گویا مسیح ملعون و لعنتی و کاذب نعوذ باللہ من ذالک شریعت ملعون اور تمام عالم عیسائیت ملعون ہے۔ گویا سارا تانا بانا سراسر لعنت ہی لعنت اور جہنم ہی جہنم ہے۔ یہ ہے خدا کے اکلوتے بیٹے کے ظہور کا نتیجہ ہے اور کفارہ کی برکت و انجیلی فضل نعوذ باللہ من تلک الخرافات

ہم پادری صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ کانٹوں والا راستہ اختیار کر کے مذہب کو بدنام نہ کریں اور دہریت اور مذہب سے نفرت کو تقویت نہ پہنچائیں۔ نرمی۔ حلم۔ اور بردباری اور محبت کے پہلو کو مقدم رکھیں کہ محبت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں ان کا احترام منظور ہے۔ وہ خود اپنی پوزیشن کو بھی مدنظر رکھ کر لکھا کریں یہ بڑی خوشی کی بات ہو گی میں قبل ازیں یہ لکھ چکا ہوں کہ آپ حضرت مسیح کے نشانات و پیشگوئیاں جس قدر پیش کریں گے ہم ان سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و پیشگوئیاں پیش کر دیں گے مگر قابل قبول ثبوت ساتھ ہونا چاہیئے

خداوند کے نام پر آنے والا نیا مسیح ...

حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا۔

میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے مبارک ہے۔ وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔

(متی ۲۳ : ۲۹)

اس سے ظاہر ہے کہ آنے والا مسیح کا مثیل بتایا گیا تھا۔ دراصل مسیح نے آئندہ اپنی دو طرح کی آمد کی پیشگوئی کی تھی۔

(۱) وہ یروشلم سے چور کی طرح باغبان کا بھیس بدل کر نکلا تھا تاکہ یہود اسے نہ پہچان سکیں۔ اور پھر واپس یروشلم میں آ کر بعض حواریوں کو ملنے کے لئے۔ اپنی آمد کو بھی "چور" کی آمد قرار دیا تھا

(۲) دوسری پیشگوئی وہ ہے۔ جس کا تعلق آخری زمانہ سے بتایا گیا ہے۔ جو میں اوپر متی کے حوالہ سے درج کر چکا ہوں اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خداوند کے نام پر مثیل ابن مریم بن کر آ گئے پادری عبد الحق صاحب اس پر اعتراض جماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس کے بعد جو خداوند نے کہا ہے کہ "بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں"۔

(متی ۲۴ : ۵)

تو خداوند کی پیشگوئی غلط ثابت نہیں ہوئی بلکہ اس کا سب سے بڑا مصدق معترض کا پیر قادیانی مثالی مسیح ہے"۔

الف:۔ مرزا صاحب نے اس کے مقابل کہا جو دنیا پر یسوع مسیح کے نام پر آیا ہے"۔

(تحفہ قیصریہ صـ۲)

ب:۔ پھر ان جھوٹوں کا یہ نشان بتایا تھا کہ کہیں گے کہ میں مسیح موعود ہوں مرزا صاحب نے کہا کہ "میں مسیح موعود ہوں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

ج:۔ خداوند نے کہا کہ کہیں گے وہ میں ہی ہوں۔

(مرقس ۱۳ : ۱۶)

مرزا صاحب نے بشکریہ جلی قلم سے لکھ دیا "وہ میں ہی ہوں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

[رسالہ ھمّا اپریل جون سنہ ۱۹۷۰ صـ۲ ....]

دراصل بات یہ ہے کہ جناب پادری عبد الحق صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی اس عبارت کا منشا کہ "بہتیرے میرے نام سے آئیں گے" نہیں سمجھا اور یہ خیال فرما لیا ہے کہ انکے آسمان سے نزول سے قبل کئی جھوٹے مدعی کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں بلکہ وہی ہوں۔ تم ان کو نہ ماننا بلکہ میری ذاتی آمد ثانی کا انتظار کرنا جو کہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان سے ہو گی حالانکہ حضرت مسیح کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو کوئی بھی جھوٹا مسیح ... کھڑے ہو کر یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ میں وہی ہوں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے جھوٹا ہو گا وہ صلیبی نشان اپنے ہاتھ پاؤں وغیرہ پر کہاں سے دکھائے گا۔ بلکہ ہر جھوٹا دعویٰ کرنے والا یہی سمجھتا ہو گا کہ آنے والا مسیح مثیل مسیح ہو گا۔ اس لئے وہ جھوٹے طور پر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا اور حقیقی مثیل مسیح ان کے بعد آئے گا اور بیان کردہ علامتوں کے ظہور کے وقت آئے گا۔ اس کے آنے کی علامتوں میں سے ایک علامت مری و کال بتائی گئی ہے۔ مری سے مراد کثرت موت ہے۔ جو طاعون سے ہونے والی تھی۔ پادریوں نے اس خاص علامت کو متی کی انجیل سے حذف کر دیا ہے۔ کیونکہ طاعون کے ذریعہ سے موت بکثرت وقوع میں آ گئی۔ اور وہ حقیقی مسیح موعود کی صداقت کا نشان بن گئی۔ حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے انجیل متی کے حوالہ سے اس مری کو پیش فرمایا ہے۔ مگر پادری صاحبان نے قبول کرنے کی بجائے اپنے خدا کے "اکلوتے بیٹے" کے کلام کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اس لفظ ہی کو نکال ڈالا گویا خداوند مسیح اور اپنے نفس اور ساری دنیا سے دھوکا کر کے ان کو اپنے خلاف گواہ بنا لیا مگر مری کا لفظ ایک اور انجیل میں بھی ہے اس کے نکالنے کا ان کو خیال نہ آیا پادریوں کو یاد رہے کہ "مری" کا لفظ "لوقا" میں "ا حال موجود ہے۔ اسکی بھی کوئی فکر کر لیں اور یہ بھی بتائیں کہ کیا یہ ترجمہ کا اختلاف ہے جو نظر انداز کرنے کے قابل ہے یا تحریف ہے۔ پس جھوٹے مسیح بھی کھڑے ہوئے اور سچا بھی خداوند کے نام سے آ گیا اور اس کے وقت میں مری بھی پڑ گئی اب پادری صاحب کونسا راستہ اختیار کریں گے؟

(۲) حضرت مسیح نے صرف اسی قدر نہ فرمایا تھا کہ آنے والا خداوند کے نام سے آئے گا بلکہ انہوں نے اپنے مکاشفہ کے ذریعہ سے یہ بھی خبر دی تھی۔ کہ نیا یروشلم آسمان سے نازل ہو گا۔ (مکاشفہ)

اور یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ ایک نئے نام کے ساتھ آئیں گے۔ اور اس نئے یروشلم یعنی خدا کے مقدس میں ایک ستون پر اپنا وہ نیا نام لکھیں گے۔ بتایا تھا کہ مسیح اور اس کے بیٹے بّرہ کا نام ان کی جماعت کے ماتھوں پر لکھا ہو گا اور فسادات میں بّرہ کامیاب ہجرت کرنے میں غالب آئے گا۔ میں اس بّرہ و نئے یروشلم کا نام بھی اس ستون پر یعنی مینار مسیح پر لکھوں گا چنانچہ مکاشفہ مسیح کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"جو غالب آئے میں اسے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے"

(مکاشفہ ۳ : ۱۲ - ۱۳)

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح بھی نیا ہی آنے والا تھا۔ اور یروشلم بھی نیا ہی خدا کی طرف سے آنے والی تھی سو وہ نیا مسیح نئے نام کے ساتھ آ گیا اور آیا خداوند کے نام کے ساتھ یعنی مثیل ابن مریم بن کر اور اپنا نیا نام احمد لے کر۔ وہ گویا ہے اور نیا یروشلم جس کا بّرہ سے تعلق ہے۔ وہ مسیح کا بیٹا ہے۔ جس کے ساتھ قربانی کا وہی سلوک ہوا ہے جو مسیح کے ساتھ ہوا تھا۔ اس کے ذریعہ سے ہجرت ہوئی اور وہ مکاشفہ کے مطابق مسیح کی بادشاہت کا وارث بنا جیسا کہ تالمود یہ لکھے میں بھی مذکور ہے کہ مسیح کی آمد ثانی پر جب ان کی وفات ہو گی تو اوّل ان کا بیٹا پھر پوتا ان کی روحانی حکومت کا وارث ہو گا سو ایسا ظہور میں آیا۔ وہ نیا یروشلم جسے بعد ہجرت خدا نے آپ کے ذریعہ سے آباد کیا وہ ربوہ مبارکہ ہے۔ اور ارض مقدس ثانی پاکستان ہے جہاں مسجد اقصیٰ و مینار موعود تیار ہو رہے ہیں۔

لطیفہ:۔

اگر مسیح آسمان سے آ دیں اور شادی کریں اور ان کے بیٹے بیٹیاں و پوتے پوتیاں پیدا ہوں اور پھر مسیح وفات پا جاویں اور ان کے بیٹے پوتے ان کے وارث بنیں تو یہ خدائی کنبہ کثرت اولاد سے ضرور ترقی کرے گا۔ اور اس طرح عیسائیوں کے خدا کا کنبہ کنبیر ہو جائے گا اور تثلیث باطل ٹھہرے گی اور اس کنبے میں مسیح کی وفات ہو کر تثلیث کا ایک اقنوم ختم ہو کر اس کی جگہ بیٹے پوتوں میں سے کوئی ان کی جگہ لے لیا کرے گا۔ یہ ہے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا اصل تصور اور فلسفہ جس کی طرف عیسائی بھائیوں کا ذہن کبھی نہ گیا ہو گا اب تو ان کو اس خدائی خاندان کی جوبلی منانی ہو گی۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ جب ان کے خدا کا اکلوتا بیٹا آ کر وفات پائے گا۔ تو کیوں وہ پھر اسی طرح زندہ نہ ہو گا جس طرح بقول ان کے وہ مزعومہ صلیبی موت کے بعد زندہ ہو گیا تھا۔ اور کیوں اس کے بیٹے پوتے اس کے تخت پر بیٹھتے رہیں گے۔ اور جب تین ایک ہے۔ تو اس ایک مرنے سے خدا کی خدائی ختم ہو جائے گی۔ اور اس کی جگہ اولاد در اولاد لیتی رہے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

منقولات

رام بنو۔ راون نہ بنو!

امسال گذشتہ دسہرہ کے موقعہ پر دیگر اخبارات کی طرح روزنامہ پرتاپ جالندھر کا بھی خصوصی ایڈیشن شائع ہوا جس میں مندرجہ عنوان کے تحت جو مقالہ افتتاحیہ لکھا گیا ہے اس کے ضروری اقتباسات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ جو ہر حق کے متلاشی کو دعوت فکر دیتے ہیں۔
(ایڈیٹر)

شری وریندر جی ایڈیٹر لکھتے ہیں:-

"دسہرہ جسے ہم وجے دشمی بھی کہتے ہیں کب شروع ہوا کوئی نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔ رامائن کب لکھی گئی شری رام اور راون کب ہوئے ان کے متعلق آج کوئی بھی وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"رام سے راون جدا نہیں ہو سکتا رام اور راون کی کہانی ہزاروں برس سے چلی آ رہی ہے اور یہی ایک کہانی ہے جو جب تک یہ دُنیا قائم ہے چلتی رہے گی۔ اس کہانی سے نہ جانے کتنے لوگوں نے سبق سیکھا ہے نہ جانے کتنے بھٹکتے ہوئے مسافر اپنی منزل تلاش کرتے ہیں اور آج جبکہ پھر وجے دشمی کا تہوار منا رہے ہیں یہ ہزاروں برس کی پرانی کہانی ایک بار پھر ہمیں یہ سندیش دے رہی ہے رام بنو راون نہ بنو۔"

رام اور راون ہندوستانی زندگی کی دو مختلف تصویریں ہمارے سامنے پیش کیں ایک نے انسانیت کی انتہا پر پہنچ کر بتا دیا کہ انسان اگر اوپر اٹھنا چاہے تو کہاں تک جا سکتا ہے اور دوسرے نے اخلاقی پستی کی گہرائی تک پہنچ کر یہ بتا دیا کہ انسان اگر گرنے لگے تو کہاں تک گر سکتا ہے۔ لیکن راون کے کیریکٹر کے ایک پہلو کو ہمیں آج بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے راون نے ایک سیتی سادھوی دیوی کا اغوا کر کے ایک ایسا جرم کیا تھا جسے ہزاروں برس گذر جانے پر بھی لوگ نہیں بھول سکے۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کسی زمانے میں ہمارے دیش میں عورتوں کی عزت کو کس احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ راون نے اور کوئی جرم نہ کیا تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ سیتا کو اغوا کر کے لے گیا۔ اور اس کی سزا اُسے آج تک مل رہی ہے۔

لیکن آج ہمارے دیش میں کتنی سیتائیں اغوا ہو رہی ہیں۔ اور کوئی پوچھتا بھی نہیں راون کہاں سے پیدا ہو کر آج یہاں پہنچے ہیں۔ کوئی اسے مختصر شکل میں پیش کرتا ہے۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم رام راج سے شروع ہوئے۔ اور آخر راون راجیہ میں آ کر ٹھہرے ہیں۔ جو کچھ ہم اپنے چاروں طرف دیکھ رہے ہیں اس سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں اس راون راجیہ کے ختم ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ یہ راون راجیہ ختم ہو سکتا ہے۔ اگر اسے ختم کرنے کے لئے پھر سے کوئی رام پیدا ہو۔ لیکن وہ ہو کہاں سے؟ جدھر ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جس ماحول میں ہم پرورش پا رہے ہیں جس دُنیا میں ہم رہ رہے ہیں۔ اس میں تو راون ہی راون پیدا ہو رہے ہیں۔ رام کوئی نظر نہیں آ رہا۔ لیکن بھگوان شری کرشن نے بھی تو یہی کہا تھا:-

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत
अभ्युत्थानम् धर्मस्य तदात्मानम् सृजाम्यहम्
परित्राणाय साधूनाम्-विनाशाय च दुष्कृताम्
धर्म संस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे।

آؤ اسی آشا کے ساتھ آج کا یہ وجے دشمی کا تہوار منائیں۔ دنیا کے انہاس تبادلہ کیا کرتے ہیں۔ کیا معلوم کہ پھر یہ یگ پلٹے اور کوئی رام پھر اس دیش میں پیدا ہو۔ پرارتھنا کریں کہ یہ وجے دشمی ہمارے راشٹر کے لئے ایک نئی زندگی نئی مسرت اور نئی امید کا پیغام لے کر آئے۔ (وریندر) (پرتاپ جالندھر ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

شکرانہ اور درخواست دُعا

میرے فرزند عزیزم محمد حنیف نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی حالت میں ۔۔۔ کا آخری امتحان دینے لگا جبکہ بیماری کی وجہ سے پوری تیاری بھی نہیں اور امتحان بھی بہت سخت ہے میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا۔ اس پر شکرانہ کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا خاص کی التجا کی۔ اور بدر کے ذریعہ بزرگان صاحبان کی خدمت میں بھی دعا کی

محترمہ اُستانی ربیعہ خانم صاحبہ ضیا کی ربوہ میں وفات

افسوس محترمہ اُستانی ربیعہ خانم صاحبہ معلمہ نصرت گرلز سکول قادیان ایک لمبی علالت کے بعد بتاریخ ۱۷ ماہ تبوک (ستمبر) ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترمہ مرحومہ کو گذشتہ ماہ میں قادیان میں فالج کا حملہ ہوا جس کا ان کی زبان پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ایک عرصہ تک قطعی طور پر بولنے سے قاصر رہیں۔ مقامی طور پر ان کا ہر ممکن علاج معالجہ کیا گیا۔ ان کے شوہر محترم ماسٹر ہدایت اللہ صاحب درویش دن رات اُن کی تیمارداری میں مشغول رہے اور ہر طرح اُن کا خیال رکھا۔ مقامی ڈاکٹروں کے مشورہ پر وکٹوریہ ہسپتال امرتسر میں بھی زیر علاج رہیں۔ قدرے افاقہ ہونے پر انہیں واپس قادیان لے آئے۔ چونکہ ان کی اولاد نہ تھی اور مرحومہ کے دوسرے رشتہ دار ربوہ میں ان کی بیماری کے باعث بہت فکرمند اور پریشان تھے اس لئے مکرم ماسٹر صاحب پاسپورٹ اور ویزہ پر انہیں ربوہ لے گئے۔ وہاں بھی فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ دوسری مرتبہ فالج کا جو حملہ ہوا وہ بہت شدید تھا۔ ڈاکٹر صاحبان کی ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکیں اور آخر ۱۷ ستمبر کو بروز جمعرات اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کے سبب مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ قادیان میں نہایت اخلاص اور وفا شعاری سے گذارا۔ تقسیم ملک کے بعد جب نئے سرے سے قادیان میں مدرسۃ البنات کا اجراء ہوا۔ تو مرحومہ نے اس کی ابتداء سے آخری بیماری تک اس درسگاہ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اگرچہ مرحومہ کی اپنی تعلیم اس وقت کے زمانہ کے لحاظ سے اردو میں تھی لیکن جونہی پنجاب کے مدارس میں ہندی میڈیم نافذ ہوا۔ باوجود پیرانہ سالی کے بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ مرحومہ نے ہندی پڑھی اور پرائمری کلاس کو ماسٹر صاحب ہندی میں اپنی ہمت کے مطابق تعلیم دیتی رہیں۔ مرحومہ کی تعلیمی خدمات ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی

اس موقعہ پر ادارہ بدر اپنے درویش بھائی محترم ماسٹر ہدایت اللہ صاحب کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے کر ان کے درجات بلند کرے۔ اور محترم ماسٹر صاحب کو ان کی بے لوث خدمات کا اجر جزیل عطا کرے۔ آمین۔

درخواستہائے دُعا

✻ ۔۔۔ خاکسار کے والد محترم میاں عبد الحلیم صاحب درویش اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں مورخہ ۱۱ ماہ اخاء (اکتوبر) سے وی۔ جے ہاسپٹل امرتسر میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے دونوں آنکھوں میں موتیا اور ککرے بتائے ہیں جن کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

اسی طرح خاکسار کے خسر محترم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب آف کشن گنج ضلع کوئٹہ (بلوچستان) بھی کچھ عرصہ سے عرق النساء (Sciatica) کے عارضہ سے دوچار ہیں۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود تکلیف میں سر دست کوئی افاقہ نظر نہیں آ رہا۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار
خورشید احمد انور نائب مدیر بدر

✻ ۔۔۔ خاکسار کے برادر اکبر مکرم رحمت اللہ صاحب سنڈاسنی کی بیوی ہمشیرہ صاحبہ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ ڈکٹر سے بیمار رہتی ہیں۔ تمام بزرگان و احباب جماعت سے برادر و بھاوج کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عنایت اللہ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

بزرگوں کی درخواست کی بنا پر محمد شفیع کی عزیزہ موصوف اچھے نمبروں پر پاس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح مبارک کرے اور بیماری کے امام نائی مقام کے درجہ قبولیت کو بلند سے بلند فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عاجز سخاوت علی شاہ بھاگلپوری قادیان

نوٹ۔ محترم حافظ صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۵ روپے اعانت بدر میں۔ ۵ روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۔۔۔ زیر تعمیر مسجد

جماعت احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

Henry Thee کی صدارت میں شروع ہوئی۔ یہ اجلاس چونکہ مختصر سے وقت کے لئے رکھا گیا تھا اسلئے جلد ہی ختم پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس رات ۸ بجے نماز مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد دارالسلام میں شروع ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی مکرم برادرم شمس یادعلی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم سعید نذیر صاحب نے کی اور نظم مکرم انور یادعلی صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ پہلی تقریر مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ ماریشس نے "تعدد ازدواج اور اسلام" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بالخصوص حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد شادیوں کے پس منظر اور حکمت پر روشنی ڈالی۔ اور اعتراضات کو رد کیا۔ اس کے بعد روز ہل کی مجلس اطفال نے ایک سبق آموز اور دلچسپ ٹیبلو پیش کیا۔ اگلی تقریر مکرم برادرم رشید جبین صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایم ایڈ نے "قرآن کریم کس طرح سائنسی تحقیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے" کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی مبسوط اور مدلل تقریر میں تفصیل سے قرآنی آیات و شواہد سے اپنے موضوع پر روشنی ڈالی۔ چنانچہ آپ کی تقریر بڑی پسند کی گئی اور اس کے بعد مکرم برادرم منظور رمضان صاحب نے "کلام محمود" سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد ایک دلچسپ پروگرام شروع ہوا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گذشتہ سال دورۂ لندن کی رنگین سلائیڈز کی نمائش پر مشتمل تھا۔ اس نمائش کا اہتمام مکرم برادرم ہدایت اللہ صاحب بجو نے جو ماہنامہ "سن رائز" لندن نے کیا تھا۔ جو ان دنوں رخصت پر اپنے وطن ماریشس آئے ہوئے تھے۔ حضور کے استقبال اور دوسرے دلربا مناظر کے یہ دلفریب نظارے احباب کے لئے بہت سی خوشی و مسرت کا باعث ہوئے اور احباب اپنے پیارے امام کے دیدار سے بہت قریب سے مشرف ہوئے۔ ایک سلائیڈ میں حضور ایک خوبصورت رنگین جبہ میں ملبوس نظر آئے تو ہر ایک کے دل میں عجیب لہر اٹھی کہ ہمارے آقا کو اللہ تعالیٰ نے کتنا پیارا بنایا ہے یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اور اس کے بعد چند ضروری اعلانات کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس تیسرے اجلاس میں نجی مشن کے انچارج محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اور کینیا کے انچارج مشن محترم جمیل الرحمن رفیق کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے جو انہوں نے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمائے تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری اور چوتھے اجلاس کا پروگرام ۸ر اگست بروز اتوار صبح نماز تہجد باجماعت سے شروع ہوا۔ باہر سے آئے ہوئے دوست مسجد ہی میں سوئے تھے وہ اور ان کے علاوہ دیگر کافی دوست نماز تہجد میں شامل ہوئے۔ بعدہٗ نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کے ایک رکوع کا درس دیا اور مکرم برادرم صدیق صاحب نے حدیث کا درس دیا۔ ہمارے لوکل مبلغ مکرم بھائی آدم محراب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد ناشتہ کے لئے کچھ وقفہ دیا گیا۔ پونے نو بجے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی زیر صدارت مکرم برادرم حنیف جواہر صاحب شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم مکرم برادرم خلیل نجو صاحب نے کی بعدہٗ خاکسار نے "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" نظم پڑھی اس کے بعد مکرم ابوبکر خان صاحب نے ہمارے

وفیہم قرون شتی اشبہم

علو کان بہم خطا صۃ

کے عنوان سے نہایت اثر انگیز تقریر کی اور اسلامی تاریخ کے واقعات سے احباب کو اس قیمتی صفت کو اپنے اندر اجاگر کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم یداللہ بھنو صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تازہ ترین تحقیقات کے موضوع پر دلچسپ اور معلومات افزا تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم برادرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ ماریشس نے خلافت ثالثہ کے موضوع پر ایک پرجوش تقریر فرمائی۔ جس میں خلافت ثالثہ کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو حضور کے مقدس دامن سے وابستہ رہتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں اور مساعی کرنے کی اپیل فرمائی آپ کی پرمغز تقریر کے بعد مکرم برادرم موسیٰ تیجو صاحب نے ایک نظم بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اگلی تقریر مکرم برادرم مولوی شمشیر سوکیہ سابق مبلغ کینیا کی تھی۔ جو

آپ کے شاندار دورہ مڈغاسکر کے حالات پر مشتمل تھی۔ آپ کی دلچسپ تبلیغی اور سفر کی روئداد نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی آپ نے وہاں کے تاریخی تمدنی جغرافیائی اور مذہبی ... پر مختصر روشنی ڈالنے کے بعد اپنے تبلیغی جائزہ دورہ کی تفصیلات اور نتائج سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔ جب آپ نے بتایا کہ ماریشس مشن کے پہلے سے زیر تبلیغ دوستوں اور کچھ نئے لوگوں میں سے کل آٹھ افراد Diego Suarez میں اور دو Tamatave میں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں تو مسجد کا ہال نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اور احباب میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہمسایہ جزیرہ میں بھی احمدیت کا بیج بو دیا ہے اب اللہ تعالیٰ اسے بڑھائے پھیلائے اور تناور درخت بنائے اور جلد ایک باقاعدہ مشن قائم ہونے کے سامان فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس دلچسپ تقریر کے بعد مکرم حمید رنیا دعلی صاحب نے جماعتی تربیت کے عنوان پر تقریر کی جس میں احباب کو عملی نمونہ کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر احباب سے پرجوش خطاب کیا اور تمام سستیاں ترک کرنے جماعتی نظام سے پورا پورا تعاون اور قربانی اور ایثار کی روح کو ترقی دینے کی طرف پر زور رنگ میں توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام دوسری مرتبہ انگریزی میں پڑھ کر سنایا گیا تاکہ دوستوں تک اصل الفاظ میں پیغام پہنچے۔ اسی طرح اس سیشن کے دوران مختلف وقفوں میں انگلستان اور گیانا کے مشنوں سے آئے قابل قدر پیغامات سنائے گئے جو علی الترتیب محترم شریف احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن اور محترم بشارت احمد صاحب بشیر نے ارسال فرمائے تھے۔

آخری اور اختتامی خطاب خاکسار کے ذمہ تھا۔ خاکسار نے سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام دوسری مرتبہ احباب کو پڑھ کر سنایا کیونکہ اس وقت مسجد حاضرین سے پوری طرح پر تھی اور پھر اپنی تقریر میں حضور کے اس پیغام کی روشنی میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے پر خاص زور دیا۔ دوران سال جماعتی کارکردگی پر مختصر نظر ڈالتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی کم از کم تہ اداء گی اور آگے بڑھ کر پروگرام سے خوشکن نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے دل کھول کر اس فنڈ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہمارے ہمسایہ جزائر میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے تحریک جدید کے فنڈ کو مضبوط کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ نیز احباب کو انفرادی رنگ میں ان ممالک میں رخصتوں کے ایام میں بغرض تبلیغ جانے کی تحریک کی اور اپنے حوصلے بلند رکھنے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے اس کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے خدمت دین میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کی نصیحت کی۔ اس کے بعد حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور اکناف عالم میں تبلیغی جہاد کرنے والے مخلصین اور دنیا کے تمام احمدی بھائیوں اور کل عالم اسلام کے لئے پرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ اور یوں ہمارا یہ بابرکت جلسہ سالانہ سوا بارہ بجے دوپہر اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ تمام جماعت نے اکٹھے کھانا کھایا مردوں نے قطاروں میں بیٹھ کر مسجد کے ہال میں اور مستورات نے بچے کا بج کی عمارت میں کھایا اور اس کی تنظیم کا معیار نہایت عمدہ تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخری اجلاس کے دوران میں ایک ہنگامی قرارداد بھی پاس کی گئی جس میں فلپائن کے صدر سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے ملک کے مسلمانوں کی جان و مال اور عبادت گاہوں کے تحفظ کا پورا خیال رکھیں اور حالیہ ظالمانہ واقعات کی پرزور مذمت کی گئی جلسہ کے اگلے روز یہ قرارداد بذریعہ تار فلپائن کے پریذیڈنٹ کے نام ارسال کر دی گئی۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دن رات کام کرنے والے تمام خدام، انصار، اطفال کو بہترین جزا عطا فرمائے اور اس تربیتی جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ جملہ احباب جماعت جلسہ کی کامیابی پر بہت شاداں و فرحاں تھے اور سب اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے پیٹ کی تکلیف اور بخار میں مبتلا ہے۔ علاج جاری ہے۔ جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام محمد احمدی

انہیال (تعلقہ اننگور)

غلبۂ اسلام اور اس کے دس ذرائع

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

اس آیت کے الفاظ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ آج کے موضوع سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ تمکین دین اور غلبۂ اسلام کا ایک ہی مفہوم ہے۔ خدائے عزّ وجل نے غلبۂ اسلام کے لئے نظامِ خلافت اساس اور بنیاد قرار دیا ہے یوں بھی ظاہر ہے کہ اتنی بڑی مسلسل اور پیہم روحانی جنگ میں نظامِ خلافت کے بغیر کامیابی کس طرح ہو سکتی ہے جب ایک امام واجب الطاعت ہے وہ ایک شخص کو حکم دیتا ہے کہ تم افریقہ میں تبلیغ کے لئے جاؤ وہ چل پڑے گا۔ دوسرے کو کہے کہ تم جاپان میں جا کر اسلام کا پیغام پہنچاؤ وہ فوراً تیار ہو جائے گا۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو غلبۂ کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ یہ ایک روحانی کام ہے۔ اس کے لئے بے لوث روحانی سپاہیوں یعنی واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو خلیفۂ وقت اور اپنے امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہوں اسی ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کا کام مسلسل جاری رہ سکتا ہے اور دنیا کو اسلام کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

نواں ذریعہ

اسلام کی مرکزی کتاب قرآن مجید ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور اسے کامل اور تمام انسانی ضرورتوں پر مشتمل قرار دیا ہے۔ غلبۂ اسلام کے معنے غلبۂ قرآن کے ہیں ظاہر ہے کہ اگر ہم دنیا کی قوموں کو قرآن مجید کی طرف دعوت دینا چاہتے ہیں اور اس کی برتری تمام کتابوں پر ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کا علم حاصل ہونا چاہیئے۔

قرآنی علوم ایک تو ایسے ہیں جو ہر شخص تدبر سے معلوم کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دروازے کھول رکھے ہیں۔ مگر ایسے حقائق قرآنی بھی ہیں جو صرف صالحین اور ابرار پر کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پر تدبر کرنے کی ہر مسلم وکافر کو دعوت دی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سب کے نام ہے۔ مگر ساتھ ہی اس نے فرمایا ہے کہ

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

(سورۃ الواقعہ)

کہ اس کی پوری حقیقت کو پانے والے نیک و مطہر لوگ ہی ہوں گے۔

یہ بات عین معقول ہے کیونکہ قرآن مجید خدائے قدوس کی کتاب ہے اس کا پاک خزانہ ہے اس کی چابیاں راستبازوں کو ہی سونپی جائیں گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں دجالی فتنوں کا مقابلہ مسلمان قرآن مجید کی قوت سے ہی کر سکیں گے۔

وَالْمُقْوِيْ عَلَيْهِمْ مَنْ يُّمَتِّعُ بِالْقُرْآنِ۔

پس ضرورت ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو لوگ تیار ہوں وہ قرآنی ہتھیاروں سے آراستہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت تیار کرنا بجز آسمانی رہنما کے ممکن نہیں ہے

دسواں ذریعہ

اس وقت مغرب اپنے علوم اور اپنی ایجادات میں بہت آگے ہے۔ الحادی علوم روز بروز ترقی پر ہیں۔ فلسفہ اور منطق کا ایک طومار اشاعتِ اسلام کی راہ میں بطور روک تیار کیا گیا ہے۔ ان اعتراضات سے واقفیت ایک بنیادی ضرورت ہے اور ان کے صحیح جوابات کا جاننا اشاعتِ اسلام کے علمبرداروں کے لئے لازمی ہے۔ مگر یہ سلسلہ تو بہت طولانی ہے ؎

قصہ کوتاہ کن بآیاتِ مبین تو

اصل فیصلہ ہر مذہب و مذاہب کی صداقت کے نمائندے آسمانی نشانات دکھا سکیں وہی مذہب سچا اور قابلِ اتباع ہے۔ ان آسمانی نشانوں میں قبولیتِ دعا کا بڑا نشان ہے۔ پیشگوئیوں کا بڑا نشان ہے۔ پس اشاعتِ اسلام کے لئے دنیا میں جانے والے وہ لوگ ہونے چاہئیں جو رو حانیت کے پتلے ہوں اور اپنے خدا کے سچے عاشق۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں سنتا اور ان کے لئے نشان دکھاتا ہو جیسے لوگ صاحب رؤیا والہام ہوتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(یونس ع ۷)

کہ ہم اپنے سچے اور متقی مومن بندوں کو اس دنیا میں بھی بشارتیں دیتے ہیں اور آخرت میں بھی وہ اس نعمت سے نوازے جائیں گے۔ ہمارا یہ فیصلہ کبھی تبدیل نہ ہوگا۔ یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

پس آج کے زمانہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے ہی روحانی اولیاء کی ضرورت ہے جو تبینات سماوی اور حق و حکمت کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے آستانہ الوہیت پر لے آئیں۔ میں آخر میں ان دس ذرائع کے ذکر کے ساتھ یہ کہنے سے رک نہیں سکتا کہ یہ سب ذرائع اسی وقت حقیقی طور پر نتیجہ خیز ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال ہو۔ اس لئے اس کے جذب کرنے کے لئے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں اپنے سامانوں اور ذرائع پر بھروسہ نہ کریں۔ اس کے فضل اور اس کی نصرت کے ہر گھڑی طالب رہیں۔

دعا بڑی چیز ہے۔ ہم تدبیر کے انکاری نہیں مگر یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ دعا اصل ہے اور اسی سے سب کام سرانجام پاتے ہیں۔

سو زکعایتو! اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی بشارت دی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سچے اور متقی مسلمان بن کر اس کے وعدوں پر یقین کامل رکھتے ہوئے اپنی طرف سے ہر قربانی کے لئے آگے بڑھیں اور اس سے نہایت الحاح سے دعائیں بھی کریں کہ وہ اپنے وعدہ "غلبۂ اسلام" کے ظہور کو جلد سے جلد پورا فرمائے

اللّٰھم آمین یا رب العلمین

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ نبوت ۱۳۵۰ ہش (ماہ نومبر ۱۹۷۱ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بجوا کر ممنون فرمادیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائیگی امید ہے کہ اخبار بدر کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۷	مکرم ایم محمد شمس الدین صاحب	۱۳۸۶	مکرم عبد المجید صاحب
۱۰۱۸	" محمد نسیم صاحب	۱۴۴۷	" سید غوث صاحب
۱۰۲۶	" فاروق احمد صاحب	۱۴۹۱	" انیس الرحمٰن صاحب
۱۰۵۹	" سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی	۱۵۰۷	" شیخ آدم صاحب
۱۰۷۵	" حبیب احمد صاحب	۱۵۹۹	" سید عبید السلام صاحب
۱۱۵۲	" تپیر یا پنڈت ٹھوراہ سنگھ صاحب	۱۶۳۶	" محمد عنایت اللہ صاحب
۱۱۸۹	" بابو محمد یوسف صاحب	۱۶۹۹	" سید ناصر احمد صاحب
۱۲۴۸	" برکت اللہ صاحب	۱۷۱۰	" محمد ابراہیم صاحب
۱۲۷۳	" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب	۱۷۱۳	" محمد سرتاج خان صاحب
۱۲۹۴	" ایم جمال الدین صاحب	۱۷۵۰	" مسز تاج بیگم صاحبہ
۱۲۹۹	" سید فضل الرحمٰن صاحب	۱۸۳۴	" رگھو نندن مشرا صاحب
۱۳۰۴	" جمال احمد صاحب	۱۸۶۸	انجمن احمدیہ
۱۳۱۶	" ظفر احمد صاحب بانی	۱۸۹۳	" ایس۔ اے۔ احمد صاحب
۱۳۵۰	" حاجی محمد محسن صاحب	۱۸۹۹	" سیٹھ محمد ادریس صاحب
۱۳۵۱	" پی عبد الحمید صاحب	۱۹۱۱	" علی محمد اللہ دین صاحب
		۱۹۲۰	" سیٹھ فضل کرم علی صاحب
		۱۹۴۲	" قریشی محمد ماجد صاحب

دعائے مغفرت

مکرم محمد انور الحق صاحب سیکرٹری مال کٹک نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ ۴ر اکتوبر گذشتہ کو سارسے دو احمدی نوجوان ایک موٹر حادثہ میں انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک کا نام محمد حضرت صاحب تھا وہ کرڈاپلی کے رہنے والے تھے۔ دوسرے کا نام اسمٰعیل خان صاحب تھا اور وہ بینکال کے رہنے والے تھے۔ ان ہر دو کا اچانک انتقال جملہ احباب جماعت اور گھر والوں کے لئے بہت صدمہ کا باعث ہوا۔ دونوں کی شادیاں قریباً تین سال قبل ہوئی تھیں۔

احباب ہر دو کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا فرماویں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر

سال آئندہ ۱۳۵۱ ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۲ عیسوی

نظارت دعوۃ و تبلیغ احمدیہ مسلم کیلنڈر چھپوا رہی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تیار ہو جائے گا۔ جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ۳۰×۲۲ سائز کے عمدہ کاغذ پر اور تین جاذب نظر رنگوں پر مشتمل ہوگا۔ اس کا ہدیہ صرف پچھتر پیسے (75 نئے پیسے) ہے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ ابھی سے اپنے آرڈر بھیج کر کیلنڈر ریزرو کروالیں۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا۔

۱۔ پیشانی پر آیت کریمہ جلی حروف میں مع ترجمہ زینت بخشتی ہے۔
۲۔ دائیں جانب منارۃ المسیح اور بائیں جانب لوائے احمدیت نہایت خوبصورت نظر آتے ہوں گے۔
۳۔ کیلنڈر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے "اسلام کا مستقبل" اور احمدیت کا مستقبل پر انگریزی ٹائپ و نہایت خوبصورت بلاک ہوں گے
۴۔ کیلنڈر میں بیرونی مشنوں سے تعلق رکھنے والے چار فوٹو دیئے جا رہے ہیں
۵۔ اسلامی اور سرکاری تعطیلات درج کی جائیں گی۔
۶۔ ہفتہ کا آغاز جمعہ کے مبارک دن سے کیا گیا ہے
۷۔ تاریخوں میں رائج الوقت انگریزی ہندسے استعمال کر کے تمام علاقہ جات کے لئے اسے یکساں طور پر کارآمد بنایا گیا ہے۔
۸۔ یہی صورت مہینوں اور دنوں کے ناموں کو انگریزی رسم الخط میں شائع ہونے سے حاصل ہو رہی ہے۔
۹۔ ہجری شمسی مہینوں کے ساتھ عیسوی مہینے بھی دیئے گئے ہیں۔ نیز قمری مہینوں کی تاریخوں کا اندراج بھی موجود ہے۔
۱۰۔ شائع شدہ کیلنڈر کے نیچے اوپر دونوں جانب ٹین کی پتریاں لگی ہوئی ہوں گی جس سے کیلنڈر مضبوط اور دیرپا کارآمد ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۱ء کو عزیزم شمیم البدری صاحب کلکتہ کو دو لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف کرار کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام ناصر احمد قمر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین ثم آمین۔
خاکسار شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی۔

۲۔ مکرم ایس۔ آر۔ عبد الرؤف صاحب ہمپائر کاسور درکس شیموگہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بارہ سال کے بعد نرینہ اولاد عطا فرمائی ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں -/۲۵ روپے بیرون ممالک فنڈ میں دیئے ہیں۔ اور نومولود کے چچا مکرم شیخ محمود صاحب نے -/۵ روپے اعانت بدر اور -/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں عنایت فرمائے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور احمدیت اور خاندان کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین۔

خاکسار رفیق احمد۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ
شیموگہ

رمضان المبارک میں

فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے معذور ہو کر روزہ نہ رکھ سکتا ہو اسکو اسلامی شریعت نے "فِدْيَةُ الصِّيَام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں ایسے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ اللّٰھم آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

یہ مت خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

23-1652
23-5222 فون نمبرز تار کا پتہ AUTOCENTRE

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیز مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال کو مورخہ ۹ اکتوبر کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ نومولود اور اس کی والدہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز مولود بچہ خاندان اور والدین کے لئے نور العین ثابت ہو۔ آمین

خاکسار
عبد الحق درویش قادیان